GUMAN ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)

(October- December)

A Sophisticated Research, Critical and Phyclocial Study of Qarat-ul-Ain Haider's Novelette "Sita Haran"

قرۃ العین حیدر کے ناولٹ "سیتا ہرن" کا نفیساتی، تحقیقی وتنقیدی مطالعہ

Humaira

Abdur Rashad

Afshan Jabeen

Assistant Professor Department of Urdu Islamia Collage Peshawar
Associate Professor Higher Education department at abdurrashad75@gmail. Com
Lecturer Department of Urdu Malakand University

Abstract

Quratulain Haider's first novelette "Seeta Haran", published in 1960, is a character based novelette revolving around Seeta Haran's life. Seeta Haran is a complex modern woman whose collective unconscious is etched with despise and disgust for the opposite gender. she endeavors her whole life to expose male exploitation. This novelette studies , in broad perspective , the psychological wherefores working behind the failed lives of women like Seeta Haran. This article shall psycho analyze Seeta Haran in the framework of Jung's theory of analytical psychology to bring out factors shaping her antagonistic actions against the opposite gender.

زمانی اعتبار سے قرۃ العین حیدر پہلا ناولٹ "سیتا ہرن" ہے اس ناولٹ کا مرکزی کردار سیتا میر چندانی سندھی ڈاکٹر باپ کی پڑھی لکھی ہونہار بیٹی ہے- سیتا کا تعلق ایک مہاجر ہندو خاندان سے ہے- سیتا کا کردار قرۃ العین حیدر کا ایک پیچیدہ نسوانی کردار ہے- یہ کردار اس وقت متعارف ہوتا ہے جب اس کا بھائی اسے بتاتا ہے کہ اس کے شوہر جمیل نے نیویارک میں کسی عورت سے دوسری شادی کر لی ہے- سیتا جمیل کی دوسری شادی کا سن کر بہت پریشان ہوتی ہے کیونکہ اس کا بیٹاراہل جو ابھی چھوٹا ہے اور اپنے باپ کے پاس ہے- سیتاکے زیادہ تر سسرالی یعنی جمیل کے رشتہ دار پاکستان میں رہتے ہیں اس لیے سیتا اور جمیل کی بہن بلقیس ایک شادی میں شرکت کرنے پاکستان ا تی ہیں- جہاں پر بلقیس کی نسبت اس کے ایک کزن عرفان کے ساتھ طے کرنے کی تیاری ہورہی ہوتی ہے جبکہ بلقیس پاکستان میں مستقل طور پر سکونت اختیار کرنے سے انکار کرتی ہے لہٰذا وہ اس رشتے سے بھی انکار کرتی ہے- دوسری طرف عرفان کی دلچسپی بلقیس کی بجائے سیتا میں ہوتی ہے-

جمیل کے سارے گھر والے سیتا کی بہت عزت کرتے ہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ سیتا کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے- جمیل نہ اسے اپنے پاس رکھتا ہے نہ ہی اسے طلاق دیتا ہے اور اب تو اس نے دوسری شادی کرکے سیتا کو اور بھی دکھ پہنچایا ہے-

GUMAN ISSN Online : 2709-4162 ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

سیتا عرفان کے ساتھ گفتگو کر کے ایک عجیب طرح کی اپنائیت محسوس کرتی ہے اور عرفان کو جمیل سے اپنی ناچاقی اور علیحدگی کی پوری تفصیل بتاتی ہے کہ شادی کے بعد وہ اور جمیل نیویارک میں خوشی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے اگرچہ ایک مسلمان شخص سے شادی کرنے کی وجہ سے سیتا کے گھر والے اس شادی سے مطمئن نہیں تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس کے گھر والوں نے اس شادی کو تسلیم کر لیا- پھر سیتا کا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام راہل رکھا گیا- جمیل راہل سے بہت پیار کرتا تھا لیکن غلط صحبت میں رہنے کی وجہ سے وہ شدید شراب نوشی کا عادی ہوگیا اور ساری ساری رات گھر سے باہر رہنے لگا- اسی دوران سیتا، جمیل کے ایک دوست قمرالاسلام جوکہ انگریزی میں شاعری کرتا ہے، کے ساتھ تعلقات بڑھاتی ہے اور اس کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنے لگتی ہے- قمرالاسلام نے ہندوستان میں ایک عورت کے ساتھ شادی کی تھی جس کو بعد میں چھوڑ کر وہ نیویارک آ کر رہنے لگتا ہے اور سیتا کو نیویارک آنے کی وجہ، سیتا سے بے پناہ محبت بتاتا ہے اور یوں سیتا قمرالاسلام کی محبت میں کشش محسوس کرنے لگتی ہے- سیتا بے راہ روی کا شکار ہونے کے باوجود اپنے دل کو یہ سوچ کر تسلی دیتی ہے کہ وہ جمیل سے اس کی بے رخی کا انتقام لے رہی ہے جو تین تین دن تک اس سے بات تک نہیں کرتا حالانکہ راہل کے ساتھ اس کا رویہ وہی پہلے والا یعنی ایک محبت کرنیوالے باپ کا ہے- اگرچہ سیتا نے جمیل کے ساتھ کسی عورت کو نہیں دیکھا ہوتا وہ صرف اور صرف اس کی بے رخی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ سب کچھ کر رہی ہوتی ہے- ناولٹ میں ایک جگہ وہ خود کہتی ہے:

> ”جمیل دوسری عورتوں سے فلرٹ نہیں کرتے تھے۔ اس بات کا مجھے آج تک وشواس ہے، وہ ہمیشہ مجھ سے وفادار رہے مگر اس کے باوجود نہ جانے کیا ہوا۔۔۔ حالانکہ عام طور پر گھر دوسری عورتوں کی وجہ سے برباد ہوتا ہے یا دوسرے مردوں کی وجہ سے“۔[(1)]

سیتا کو اپنی محبت اور تحفظ کا بھر پور یقین دلانے کے بعد قمرالاسلام ایک دن اس کے شوہر جمیل کو باتوں باتوں میں بتاتا ہے کہ وہ اس کی بیوی سیتا کا عاشق ہے، اس بات پر جمیل غصے میں آکر قمرالاسلام کی خوب ٹھکائی کرتا ہے اور گھر آ کرسیتا کو مار مار کر اسے آدھی رات کے وقت بارش میں گھر سے نکلنے کا کہتا ہے- سیتا اپنے کئے شرمندگی کا اظہار کرتی ہے، وہ جمیل سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہے لیکن جمیل اس کی بات سُنے بغیر اس کو دھکے مار کر گھر سے نکالتا ہے- اب جب اسے کوئی راہ نہیں سوجھتی تو وہ قمر الاسلام کے گھر جاتی ہے لیکن قمرالاسلام اسے کہتا ہے کہ واپس جاو اور اپنے شوہر سے معافی مانگ لو، میں لاپرواہ قسم کا آزاد منش انسان ہوں میرے پاس رہ کر تمہیں سکون اور تحفظ نہیں ملے گا-

> ”میں نے اسے ساری بات بتائی۔ وہ خاموش ہوگیا۔ پھر اس نے کہا۔۔ میں نے غلطی کی تھی۔۔ میں تم سے کبھی نہیں نبھاپاؤں گا۔۔ میں بہت غیر ذمہ دار آدمی ہوں، واپس جاؤ اور جمیل سے کہو تمہیں معاف کرے۔۔ وہ بہت نوبل

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

> آدمی ہے،تمہیں ضرور معاف کردیں گے۔ میں بھی ان سے معافی مانگ لوں گا۔ ہم دونوں جذبات کے سیلاب میں بہہ گئے تھے۔ سیتا رانی۔۔ زندگی کا اصل سکون تمہیں ایک Solid آدمی ہی کے گھر میں مل سکتا ہے۔ وہ جانے کیا کیا ڈائیلاگ بولتا رہا۔ میں باہر آگئی۔" (2)

اس کے بعد سیتا اپنے کسی دوست کے گھر چلی جاتی ہے اور وہی سے واپس ہندوستان چلی جاتی ہے- اس موڑ پر پہنچ کر یہ ناولٹ مختلف قسم کے سوالات کوابھارتا ہے اور وہ یہ کہ سیتا سے جو غلطی ہوئی وہ کوئی بھی لاابالی اور کوئی بھی نہ سمجھ عورت اپنے شوہر کی عدم توجہی میں انتقاماً کر سکتی ہے لیکن جمیل کیوں شراب نوشی کا عادی ہو کر سیتا سے ضرورت سے زیادہ بے رخی برتتا ہے؟ جمیل کے اس روئیے کے پیچھے کیا نفسیاتی، شعوری اور لاشعوری وجوہات ہو سکتے ہیں-- دوسری طرف قمرالاسلام جو سیتا سے محض دل لگی کررہا ہے کیوں اس کے شوہر کو بتاتا ہے کہ سیتا اس سے وفادار نہیں؟ ان تمام سوالوں کے جواب ان کرداروں کے نفسیاتی جانچ پڑتال کی صورت میں سامنے ا ئیں گے-

سیتا ہندوستان ا کر جب بہت عرصے بعد قمرالاسلام سے ملتی ہے تو وہ اسے کہتا ہے کہ تمہیں نیویارک کی وہ طوفانی رات یاد ہے جب تیز بارش میں تم میرے پاس ا ئی تھی اور میں کچھ نہ کر سکا تھا- اس طوفانی رات کی کہانی میں نے اپنے ناول میں خون جگر کے عنوان سے لکھی ہے- سیتا اسے نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتی ہے کہ تم لوگوں کی زندگیوں سے اس لیے کھیلتے ہو کہ ان کے متعلق کامیاب ناول لکھ سکو؟ تم دانشور لوگ کتنا بڑ افراڈ ہو-

بقول ڈاکٹر رحمت علی شاد:

> "قرۃ العین حیدر نے سیتا کے کردار کی مدد سے جدید معاشرے کے نام نہاد پڑھے لکھے دانشوروں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جن کی جنسی خواہش کے سامنے کوئی چیز بھی اہمیت نہیں رکھتی جو اپنی جنسی خواہشات کے لیے سیتا جیسی عورتوں کی زندگی تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔" (3)

اگرچہ ایک طرف قمرالسلام کا سیتا کا جسمانی استحصال ہندوستانی معاشرے میں مردانہ برتری اور عورت کی بے بسی کی تصویر پیش کرتا ہے تو دوسری طرف سیتا بھی عام گھریلو سادی عورتوں کی طرح نہیں ہے اس کی نفسیاتی الجھنیں اس وقت ناقابل تفہیم ہو جاتی ہیں جب وہ سری لنکا کے دورے پر جانے کے بعد ڈاکٹر لزلی مارش سے راہ رسم قائم کرتی ہے- لزلی مارش کا تعلق ہارورڈ سے ہوتا ہے جبکہ سیتا نے کولمبیا یونیورسٹی سے پڑھا ہوتا ہے، اس لیے دونوں امریکہ کے بارے میں بحث ومباحثہ کرتے ہیں- سیتا نے زندگی کا حسین ترین دور امریکہ

میں گزارا تھا اس لیے وہ انگریز سیاح کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت سے لطف اندوز ہوتی ہے وہ کنبڈی میں کئی دنوں تک لزلی مارش کے ساتھ ایک کمرے میں رہتی ہے لیکن جب لزلی مارش سیتا کے ساتھ چار دن کمرے میں گزار کر واپس امریکہ چلا جاتا ہے اور وہ جنگلوں میں محبوس پرانے طرز کے اس ریسٹ ہاو س میں اسے اکیلا چھوڑ کر جاتا ہے تو سیتا نفسیاتی طور پر بے سمتی کا شکار ہو جاتی ہے- وہ رات کے بارے میں سوچتی ہے جو اس لمحے اسے قید کئے ہوئے ہے- کبھی وہ قمرالاسلام کے بارے میں سوچتی ہے لیکن بہت کچھ سوچنے کے بعد اسے زندگی نہ سمجھ میں ا نیوالی بھول بھلیاں معلوم ہوتی ہے-

سیتا سری لنکا کے سے واپس آنے پر عرفان کو بتاتی ہے کہ اس نے بوڑھی امریکن ٹوریسٹ عورت کے ساتھ نہیں بلکہ ایک نوجوان امریکی ا رکیالوجسٹ کے ساتھ سفر کیا ہے اور اس کے ساتھ کمرے میں رہی ہے- عرفان سیتا کو غصے اور نفرست سے گھورتے ہوئے کہتا ہے کہ تمہیں شرم نہیں ا تی دوسال سے شوہر کو چھوڑ کر رنگ رلیاں منا رہی ہو- سیتا کو عرفان کی اس بات سے دکھ ہوتا ہے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتی ہے لیکن کچھ دنوں بعد عرفان سیتا کو منالیتا ہے اور جمیل سے سیتا کو طلاق دینے کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ وہ خود اس سے شادی کرنا چاہتا ہے-اسی دوران عرفان کو پیرس میں ملازمت مل جاتی ہے وہ پیرس جا کر سیتا کو بھی وہاں بلاتا ہے- سیتا پیرس جا کر عرفان کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہائش پذیر ہو کر بیویوں کی طرح اس کی خدمت گزاری کرتی ہے اور ساتھ ہی جمیل سے طلاق نامہ موصول ہونے کا انتظار بھی کرتی ہے-

کچھ ہی عرصے بعد سیتا اپنے والد کے انتقال کی خبر سن کر دلی پہنچ جاتی ہے- اس کے بعد سیتا دلی میں عرفان کے بلاوے کا انتظار کرتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ جلد ہی جمیل سے رہائی پاکر وہ عرفان کی بیوی بن جائے گی لیکن عرفان کی طرف سے کوئی رابطہ نہ ہونے کی صورت میں وہ کافی پریشان اور مایوس سی ہو جاتی ہے اور پھر ایک شام اپنے ایک پرانے جاننے والے پروجیش چودھری کے بلانے پر اس کے گھر پہنچ جاتی ہے اور اس کے بانہوں میں گرنے لگتی ہے- ان دنوں عرفان روم سے خط وکتابت کرکے پوچھتا ہے کہ تمہارے بارے میں ا ج کل جو باتیں سن رہا ہوں کیا وہ سچ ہیں؟- اس پر سیتا حیران وپریشان ہو جاتی ہے-

اسی دوران جمیل سیتا کو نہ صرف طلاق بھیجتا ہے بلکہ وہ ان کے بیٹے راہل کو بھی جامعہ ملیہ دلی بھیج دیتا ہے جس کی کسٹڈی کے لیے سیتا دو سال سے بیتاب تھی لیکن اب بیٹے کے دلی ا نے کی خبر پر سیتا کسی مسرت کا مظاہرہ نہیں کرتی- اس کی توجہ اور خوشی کا مرکز اب صرف اور صرف عرفان کی ذات ہے- وہ سمجھتی تھی کہ جمیل اور قمرالاسلام نے اس کی روح کو زخمی کیا ہے- پروجیش کے ساتھ اس کی کوئی جذباتی لگاؤ نہیں محض تعیش طبع ہے لیکن عرفان کے متعلق میں وہ اچھی خاصی جذباتی تھی- وہ خود کہتی ہے:

> ”جہاں عرفان ہے وہاں گھر ہے۔ جمیل اس کی نوعمری کا
> رومان تھا جو چند ماہ بعد ہی ختم ہوگیا۔ قمر کے لا ابالی

پن نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ پروجیش چودھری سے اسے ہمدردی محسوس ہوئی تھی، شہرت، عزت، دولت، مقبولیت کی اس کے پاس فراوانی تھی۔ عورتیں اس پر جان دیتی تھیں، مرد اس پر رشک کرتے تھے جبکہ وہ خود اس سب کے باوجود بہت تنہا اور بے کس نظر آتا تھا۔ اس کے ساتھ رہ کر سیتا کو پہلی بار یہ سوچ کر طمانیت ہوئی کہ اب تک تو لوگ خود اسے قابل رحم سمجھتے تھے اب وہ کسی پر رحم کھا سکتی ہے مگر عرفان --- عرفان--- اب اس کا عاشق نہیں ہوگا۔ اس کا شوہر ہوگا۔ مجازی خدا ہوگا۔ دیوتا۔۔ سب رشتوں سے اتم مقدس خوبصورت و پیارا رشتہ۔۔ اس کا قانونی شوہر۔"(4)

عرفان کے فلیٹ پر پہنچ کر سیتا گھنٹی بجاتی ہے تو ایک انجان عورت دروازہ کھول کر اسے بتاتی ہے کہ عرفان نے اپنے آفس کے ایک کمر عمر لڑکی سے شادی کرلی ہے اور ا ج کل کراچی گئے ہوئے ہیں- اسی پر ناولٹ کا اختتام ہوتا ہے-

عرفان سیتا کو رد کرکے کسی دوسری عورت سے بیاہ کرتا ہے لیکن اگر اس کے کردار کا جائزہ لیا جائے تو وہ ایک سلجھا ہوا سمجھدار شخص نظر ا تا ہے- وہ سیتا کے دکھ کوسمجھتا ہے اور اسے سہارا دے کر اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن ستیا کی دوسرے مردوں سے ا زادانہ راہ رسم اور جنسی تعلق کی وجہ سے عرفان چھوڑ دیتا ہے حالانکہ عرفان سیتا کی ذہانت، علمی قابلیت کو پرکھ کر اس کے ساتھ مختلف موضوعات پر بحث و مباحثہ کرتا ہے، مثلاً ایک دفعہ وہ سیتا کے ساتھ اپنے ہجرت کے دکھ اور اس سے اُبھرنے والی نفسیات پر بات کرتے ہوئے کہتا ہے:

"دراصل سیتا۔۔ تم مجھے بے حد غیر جذباتی سمجھتی ہو مگر جلاوطنی کا مسئلہ مجھے بہت پریشان کرتا ہے۔ مغربی برلن، ہانگ کانگ ہر جگہ میں نے پناہ گزینوں کو دیکھا ہے۔ امریکن شہروں میں مشرقی یورپ سے بھاگے ہوئے لوگوں سے ملاہوں۔ جورڈن میں فلسطینی مہاجروں کی حالت دیکھی ہے۔۔ اور جو میں بات بات پر تم سے الجھتا ہوں اور تمہاری ہر بات مذاق میں ٹالنا چاہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک ایسے دور میں زندہ ہیں جس میں چالیس کروڑ انسانوں کی نفسیات یکسر بدل گئی ہے۔"(5)

عرفان کا کردار اس ناولٹ کا سب سے بھرپور ذمہ دار زندگی کے نشیب وفراز کو سمجھنے والا، فرض شناس کردار ہے لیکن سیتا کے معاملے میں عرفان نے جو کچھ کیا وہ کوئی بھی حقیقت پسند مرد اُس عورت کو جس سے وہ زندگی گزارنے کا خواہاں ہے کسی اور مرد کے

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

ساتھ دیکھتاتو اس کا یہی ردعمل ہوتا، بہت سارے ناقدین اور محققین کے مطابق اس ناولٹ کا موضوع عورت کی بے بسی، مجبوری اور استحصال ہے لیکن سیتا کی نفسیاتی اور جذباتی کشمکش کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی بربادی کا ذمہ دار صرف مردوں کو ٹھہرانا نامناسب ہے اگرچہ ایک مقام پر مردوں نے بھی سیتا کے حسن اور اس کی کمزوری کا استحصال کیا لیکن سیتا کی شخصیت کی پرتوں کو کھولنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنی مرضی سے اپنے عمل کا انتخاب کیا- محبت میں ناکامی بعض اوقات عورت کو جنسی بے راہ روی کی راہ پر لے ا تی ہے اور پھر وہ ایک مرد سے مطمئن نہیں ہوتی اور مختلف مردوں کی قربت کی مسلسل خواہشمند رہتی ہے-

> "مصنفہ عہد جدید کی انٹلیکچول سیتا کا، رامائن سیتا سے تقابل کرتے ہوئے کہانی کو آگے چلاتی ہیں۔ ہرن کی فرمائش پر سیتا جی کو راون کی گرفت میں جانا پڑا۔ مگر جدید دور کی سیتا مہر چندانی خود راون کو منتخب کرتی ہے اور لکشمی ریکھا اپنی مرضی سے پار کرنے کی بدولت اپنی زندگی لوگوں کی بھینٹ چڑھا دیتی ہے یہاں اس کے ساتھ سیتا جی کی طرح کوئی مجبوری یا زبردستی نہیں۔"(6)

جمیل سیتا کو گھر سے نکال تو دیتا ہے لیکن اس کو زندگی سے نہیں نکالتا یعنی کہ طلاق نہیں دیتا اور سیتا بھی امریکہ سے ہندوستان واپسی پر جمیل کے آباہی گھر ہی میں ا کر رہنے لگتی ہے جس کا مطلب ہے کہ جمیل بحیثیت شوہر اپنی معاشرتی ذمہ داری ایک طرف سے نباہ رہا ہے- جمیل کا اپنے بیٹے راہل کو سیتا کے حوالے نہ کرنے کے پیچھے بھی ایک لاشعوری وجہ زندگی کی کسی نہ کسی موڑ پر سیتا کو دوبارہ اپنی زندگی میں شامل کرنے کی اُمید ہوسکتی ہے چونکہ قرۃ العین حیدر نے جمیل کی شخصیت اور کرداور کے بارے میں زیادہ تفصیل سے نہیں بتایا اس لیے اس کے سیتا کے ساتھ ایک دم بے رُخی کے روئیے کے پیچھے اس کے نفسیاتی محرکات کا سراغ لگانا ایک مشکل کام ہے لیکن جہاں سیتا کی شخصیت کی پرتیں کھول کھول کر بیان کی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید غیر مردوں کے ساتھ ا زادانہ میل جول سیتا کے شخصیت کا حصہ تھا جو ماضی میں بھی رہا ہوگا اور شادی کے بعد اسی کو بنیاد بنا کر جمیل نے ردعمل کے طور پر اس سے بے رخی برتی ہوگی- جہاں تک سیتا کے ناقابل قبول رویوں کا تعلق ہے، ژونگ کے تجزیاتی نفسیات کے مطابق وہ اپنے (Anima)کا مظاہرہ کرتی ہے یعنی وہ اپنی شخصیت کے مردانہ پہلوؤں کی پیشکش کرتی ہے۔ وہ مردوں کی طرح استحصال اور دھوکہ دہی کی وجہ سے انتقامی رویوں پر اُتر آتی ہے۔ اگرچہ یہ مرد ذات کا عمومی رویہ ہے کہ جب اس کی انا اور عزت نفس کو ٹھیس پہنچتی ہے تو وہ نفسیاتی طور پر انتقامی ردعمل اختیار کرتا ہے اور سیتا، چوہدری پرجیش اور عرفان کے ساتھ جس طرح سے پیش آرہی ہے وہ دراصل سیتا کے لاشعوری انتقامی اور استحصالی روئیے ہیں جس کے پیچھے جمیل اور قمرالاسلام کا (Rejection) ہے۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

ژونگ کے تجزیاتی نفسیات کی رو سے سیتا اندرون بین شخصیت (Introvert) بن کر سماجی اقدار کو بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف اپنی ہی سوچ کو زندگی پر لاگو کرتی ہے اور اس کے مطابق عمل کر کے زندگی بسرکرتی ہے۔ وہ بیرونی عوامل کا اثرنہ لیتے ہوئے اپنی دھن میں مگن اپنے شوہر جمیل اور بعد میں اپنے محبوب عرفان کو کھو دیتی ہے۔ اگر سیتا کے اجتماعی لاشعور کا جائزہ لیا جائے تو اس کے لاشعور میں مردوں کے لیے ویلن آرکیٹائپ (Villain Archetpye)پایا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ جابجا مردوں کو استحصالی ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مثلاً جمیل کا اس کو گھر سے نکالنا، قمرالاسلام کا اس کو محبت کے نام پر دھوکہ دینے کے بعد رد کرنا، عرفان کا شادی کا وعدہ کر کے اس کو چھوڑ کر دوسری عورت سے شادی کرنا وغیرہ سیتا ہرن کے کردار کے ذریعے قراۃ العین حیدر ہندوستانی عورت کے لاشعور میں صدیوں سے موجود محبت سے محروم، شکست آرزو، مرد کی بے وفائی اور زندگی کی ہر سطح پر استحصالی رویوں کی گہری چاپ کی عکاسی کرتی ہے جو شعوری طور پر ردِ عمل کی صورت میں سامنے آتی ہیں اور منظر عام پر آنے کے بعد نا صرف ناقابل تفہیم ہوتے ہیں بلکہ ناقابل قبول بھی۔ بقول ڈاکٹر رحمت علی شاہ:

"

(7) "

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

حوالہ جات

1. قرۃ العین حیدر ''سیتا ہرن'' سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ص: 28
2. قرۃ العین حیدر ''سیتا ہرن'' سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ص: ۷۷
3. ڈاکٹر رحمت علی شاہ، "قرۃ العین حیدر کا تصور تاریخ وتہذیب، ص 211
4. قرۃ العین حیدر ''سیتا ہرن'' سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ص: ۶۷-۶۶
5. قرۃ العین حیدر ''سیتا ہرن'' سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ص: ۵۱
6. ڈاکٹر رحمت علی شاد ''قرۃ العین حیدر کا تصور تاریخ و تہذیب ص:211
7. ایضاً، ص 214